فتنۂ ارتداد
ایک لمحۂ فکریہ!

المرتب

محمد امجد رضا مجاھدی

****

اس کتاب کے مشمولات:

ارتداد کی تعریف، اس کی مختصر تاریخ، مرتد کے نقصانات واحکامات، کفر وارتداد اور ضلالت کے اسباب ووجوہات اور ان سے بچنے کی ترکیب وتدبیر حوالہ جات کی روشنی میں۔

حسب فرمائش

مولانا محمد مجیب اشرف مجاہدی

نام کتاب :	فتنۂ ارتداد ایک لمحۂ فکریہ!
مرتب :	مولانا محمد امجد رضا مجاہدی متعلم دارالعلوم مجاہد ملت
کمپوزنگ :	طلبۂ دارالعلوم مجاہد ملت
ڈیزائننگ :	الحبیب گرافکس
بتعاون :	مولانا محمد مجیب اشرف مجاہدی
بموقع :	عرس حضور مجاہد ملت (ڈائمنڈ جبلی ۲۰۲۳ء) آل انڈیا تبلیغ سیرت
صفحات:	32
التجا:	مرتب اس کے اساتذہ واہل خانہ کے لیے خاتمہ بالخیر کی دعا۔

ملنے کے پتے

☆فہرست☆

شمار نمبر		صفحہ نمبر
۱	تقریظ جلیل از: علامہ حنیف حبیبی مصباحی	5
۲	باب اول	10
۳	ارتداد کی تعریف	"
۴	ارتداد کی تاریخ	11
۵	ارتداد کے نقصانات	13
۶	فتاوی رضویہ سے ایک اقتباس	18
۷	ایک اور اقتباس	19
۸	باب دوم: اسباب ارتداد وضلالت	20
۹	سبب اول خواہش نفس کی اتباع وپیروی	21
۱۰	سبب دوم تکبر وبڑائی	22
۱۱	سبب سوم حسد سبب	23
۱۲	چہارم حرص اور دنیاوی مال ومتاع کالالچ	24
۱۳	سبب پنجم جہالت	"
۱۴	سبب ششم غربت وافلاس اور فقر وفاقہ	25
۱۵	سبب ہفتم بدمذہبوں سے محبت	26
۱۶	سبب ہشتم کافروں سے دوستی	27
۱۷	سبب نہم گناہوں پر استمرار سبب	28
۱۸	دہم ضعیف کے مقابلے میں قوی کوترک کردینا	"
۱۹	تتمہ: مرتد ہونے کی بعض صورتیں	29
۲۰	تعیین مسلک اعلی حضرت	32

شرف انتساب

شیخ الاسلام والمسلمین اعلی حضرت عظیم البرکت
امام احمد رضا خاں وصال ۱۳۴۰ھ

حجۃ الاسلام حضرت علامہ حامد رضا خاں وصال ۱۳۶۲ھ

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت مولانا الشاہ مفتی
محمد امجد علی اعظمی وصال ۱۳۶۷ھ

مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مصطفی رضا خاں نوری وصال ۱۴۰۲ھ

مجاہد ملت حضرت مولانا الشاہ محمد حبیب الرحمن عباسی قادری وصال ۱۴۰۱ھ

تاج الشریعہ حضرت مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری وصال ۱۴۳۹ھ

علیہم الرحمۃ والرضوان کے نام جن کی روحانی طاقت اور فیضان
نظر نے خاک کے ذروں کو ہم دوش ثریا کر دیا۔

عقیدت کیش
محمد امجد مجاہدی

تقریظ جلیل

از: حضرت علامہ مولانا حنیف حبیبی مصباحی صاحب قبلہ
شیخ الحدیث دار العلوم مجاہد ملت دھام نگر شریف، بھدرک، اڈیشا

مبسملا و حامدا و مصلیا و مسلما

ایمان و کفر دو ایسی متضاد چیزیں ہیں جو کبھی یکجا نہیں ہوتیں، ایمان نور ہے اور کفر ظلمت و تاریکی، ایمان حق و صداقت ہے جبکہ کفر سراپا جھوٹ اور سراسر باطل، نجات اخروی کا ضامن ایمان اور دائمی قہر و عذاب کا سبب کفر ہے۔

پھر کفر میں غلیظ تر ارتداد ہے، کفر اصلی میں مبتلا اور شرک و بت پرستی کے اندھیرے میں رہنے والے بہر حال مجرم ہیں اور یہ ان کا جرم نا قابل تلافی ہے لیکن سخت تر عذاب اس شخص کا مقدر ہے، اور مخلوق میں بدترین بندہ وہ ہے جسے اسلام کا نور ملا قبول کیا پھر نور اسلام سے منہ موڑ کر کفر کی گھٹا ٹوپ تاریکی کی طرف پلٹ گیا۔

اہل حق کا ہمیشہ سے یہ وطیرہ رہا ہے کہ وہ اہل باطل سے نبرد آزما رہے، کبھی تیر و تلوار سے جہاد کیا تو کبھی زبان و بیان سے لڑائی کی اور کبھی قلم کی نوک سے باطل عقائد و نظریات کا جنازہ نکال دیا، جیسا میدان ویسے اسلحوں سے لیس ہونا وقت کا جبری تقاضا ہے، اس باب میں قاطع کفر و ضلالت سیدی سرکار مجاہد ملت قدس سرہ کی ذات کھلی کتاب ہے، آپ نے کبھی باطل سے سمجھوتا نہیں کیا، ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور پاؤں میں بیڑیاں پہننا تو گوارا کیا لیکن دین و اسلام کے دشمنوں سے ایک لمحہ کے لیے بھی مصالحت برداشت نہیں کی۔

آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے آپ کی خانقاہ کے متولی و سجادہ نشیں آپ

کے دار العلوم کے سربراہ حضور حبیب ملت صاحب قبلہ نے طلبہ کی تعلیم و تربیت کے ساتھ مسلک و مذہب کا سپاہی بننے کے لیے قلم و قرطاس کے اسلحوں سے لیس ہونے کے مواقع فراہم کیے، آٹھ محرم حضور مجاہد ملت کے جشن ولادت کو تحریری مقابلہ کے طور پر منانے کی پاکیزہ رسم ڈالی اور ہر عنوان پر اول دوم اور سوم آنے والے طلبہ کو ادارے کی جانب سے انعامات تقسیم فرماتے ہیں تا کہ طلبہ میں مقالہ نگاری کا شوق بیدار ہو۔

امسال (۱۴۴۵ھ/ ۲۰۲۳ء میں) کئی عناوین کے تحت تحریری مسابقہ ہوا جس میں ''فتنۂ ارتداد ایک لمحۂ فکریہ!'' کا بھی عنوان تھا، دار العلوم کے صدر المدرسین نے مجھ فقیر قادری کو چند کاپیاں جانچ کے لیے دیں اس میں مضمون نگار عزیزی مولوی محمد امجد رضا مجاہدی متعلم جماعت فضیلت کا مضمون مجھے بہت پسند آیا، انعامی تقریب کے اختتام پر فقیر نے موصوف کو تنہائی میں بلا کر کچھ نصیحتیں کیں اور مضمون کو دوبارہ غور کرنے اور کچھ اضافہ کے ساتھ کتابی صورت دینے کی خواہش ظاہر کی۔

برخوردار نہایت سعادت آثار واقع ہوئے ہیں، میرے استاذ حضرت مولانا محمد نسیم الدین حبیبی صاحب قبلہ کے صاحبزادے ہیں۔ وہی مضمون دیگر اساتذہ کی نگرانی میں ترتیب جدید اور مفید اضافہ کے ساتھ لے کر حاضر ہوئے اور اس پر کچھ تحریر کرنے کی مجھ سے خواہش ظاہر کی، موصوف کی دل جوئی اور دیگر طلبہ میں لکھنے پڑھنے کے جذبہ کو فروغ دینے کے لیے چند سطریں حاضر ہیں، اللہ تعالی قبول فرمائے۔

آں عزیز نے اس مضمون میں کفر و ارتداد اور ضلالت و گمراہی کی ہولنا کیوں سے خبردار کیا اور ان کی دلدل میں پھنسنے کے دس اسباب گنائے ہر ایک سے بچنے کی راہ و سبیل کی جانب رہنمائی بھی کی ہے، لطف کی بات یہ کہ ہر بات انہوں نے دلائل کے ساتھ کہی ہے۔

ہر چند کہ مولانا کا نقش اول ہے مگر خوب ہے اس طرح کے حساس مسائل پر

اگر مختصر تحریریں کتابی شکل میں آئیں اور عوام الناس میں پھیلائی جائیں ان شاء المولی تعالی اس کا خاطر خواہ نتیجہ برآمد ہوگا، گم گشتگان راہ کے لیے یہ کتاب مشعل راہ اور نشان منزل ثابت ہوگی ، دعا ہے کہ رب رحیم و کریم اس خدمت کو شرف قبولیت عطا فرمائے ،عزیز موصوف کو مزید خدمت کی توفیق بخشے اور طلبہ دار العلوم میں علمی لیاقت کے ساتھ تحریری میدان میں پیش رفت کا جذبہ عطا فرمائے۔**آمین بجاہ سید المرسلین صلاۃ اللہ و سلامہ علیہ و آلہ و صحبہ أجمعین۔**

خیر اندیش

محمد حنیف حبیبی مصباحی

خادم الحدیث دار العلوم مجاہد ملت

دھام نگر شریف، اڈیسہ، الہند

مؤرخہ ۲۲ / ربیع الآخر ۱۴۴۵ھ/ ۷ نومبر ۲۰۲۳ء

۷۸۶/۹۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداو مصلیاو مسلما

اللہ تبارک وتعالی کی نعمتیں حد شمار سے باہر ہیں؛ قرآن کریم ناطق ہے: **وَاِنْ تَعُدُّو انِعْمَةَ اللهِ لَا تُحْصُو هَا إِنَّ اللهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيمٌ** (النحل:۱۸) ترجمہ: اور اگر تم اللہ کی نعمتیں گنو تو انہیں شمار نہیں کرسکو گے، بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اللہ تبارک وتعالی کی ان گنت لاتعداد نعمتوں کو اگرچہ ہم شمار نہیں کر سکتے لیکن جن نعمتوں کا ہمیں علم ہے خاص کر جو نعمتیں ہر وقت ہر لمحہ ہمارے شامل حال ہیں، ہمیں انہیں بھولنا نہیں چاہیے تا کہ ہم ناشکری کے مرتکب نہ ٹھہریں۔ ارشاد باری تعالی ہے: "**اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُم**" (البقرۃ:۴۰) ترجمہ: یاد کرو میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا۔ نیز ارشاد فرمایا: "**لَئِن شَكَرْتُمْ لَازِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ**" (ابراہیم:۷) ترجمہ: اگر تم میرا شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ عطا کروں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو میرا عذاب سخت ہے۔ یعنی جس طرح شکر گزاری پر زیادتی نعمت کی خوشخبری اور بشارت ہے اسی طرح کفران نعمت پر عذاب شدید کی وعید بھی ہے۔ لہذا کسی لمحہ کسی اعتبار سے بھی احسان خداوندی اور عطیہ ربانی کی ہم سے ناسپاسی نہیں ہونی چاہیے۔ پھر ان تمام تر نعمتوں کی انجمن میں سب سے افضل و اعلی ترین نعمت دین اسلام ہے، مذکورہ بالا آیت کریمہ کے ضمن میں علامہ محمد بن جریر طبری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "**نعمة عامة و لا نعمة افضل من الاسلام و النعم بعد تبع لها**" (تفسیر طبری:۱/۲۸۷) مراد اللہ تعالی کی عام نعمت ہے اور اسلام سے برتر و اعلی کوئی نعمت نہیں اور بقیہ نعمتیں اس کے تابع ہیں۔ جمیع اہل سنت و جماعت اور تمام مدعئ ایمان و اسلام کا اس پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالی کی سب سے بڑی نعمت ایمان واسلام ہے۔

ایمان و اسلام کے مادۂ اشتقاق ہی سے واضح اور ظاہر ہو رہا ہے کہ دین اسلام فلاح ونجات کا امین ہے اور امن وسلامتی والا دین ہے، پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کا ہر ہر پہلو اسی بات کا پیغام دے رہا ہے کہ اسلام گلشن حیات کے ہر گوشے میں امن وسلامتی کا پھول کھلانے کے لیے آیا ہے۔ اسلام ہی نے مظلوموں کی دادرسی فرمائی، دہشت گردی کا خاتمہ کیا، عدل وانصاف کو قائم فرمایا، عورتوں کے مقام ومرتبے کو سمجھایا، اونچ نیچ کے فرق کو مٹایا، اسلام ہی ہے جس نے دنیاوی زندگی سے متعلق ہر شعبے کو منظم کیا اور اخروی فلاح ونجات سے ہمکنار کیا۔ خانگی ومعاشرتی زندگی کا وہ کون سا شعبہ ہے جسے اسلام نے تشنہ چھوڑا ہے بلکہ ہر جہت سے مکمل ضابطۂ حیات اور کامل قانون زندگی پیش کرنے کا دعوائے حق اگر کسی مذہب کے پاس ہے تو وہ دین اسلام ہے۔ اب ضرورت تو اس بات کی تھی کہ اسلام کو پڑھا جاتا سمجھا جاتا اس کی تعلیمات کو اپنے کردار، عادات واطوار کا حصہ بنایا جاتا لیکن ہماری قوم نے اس عطیۂ خداوندی (مقدس دین) کے ساتھ جو سلوک کیا اور جو بے اعتنائی برتی وہ انتہائی ناگفتہ بہ ہے۔ آج قوم مسلم کی صورت حال بالکل اس شعر کی مصداق ہے۔

فلسفہ رہ گیا تلقین غزالی نہ رہی
رہ گئی رسم اذاں روح بلالی نہ رہی

اسی بے اعتنائی نے دین میں بے اعتدالی کو جنم دیا پھر بے اعتدالی سے دین میں تحریف وتبدیلی کا دروازہ کھل گیا اور بدعات وخرافات کی راہ ہموار ہوگئی جس کے سبب نسل نو صراط مستقیم سے ہٹ کر بے راہ روی کی شکار ہوتی چلی گئی اور آج یہی بے راہ روی ہے جو کفر وارتداد کی شکل اختیار کرتی جارہی ہے۔ العیاذ باللہ تعالی۔

لہذا دین کو اس کی اصل صورت پر باقی رکھنا ہم پر لازم وضروری ہے اس میں کسی قسم کا تغیر وتبدل کرنے والے کو قرآن عظیم نے شدید تہدید فرمائی: ”وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ“ (البقرۃ: ۲۱۱) ترجمہ: اور جو اللہ

کی نعمت کو اپنے پاس آنے کے بعد بدل دے تو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔
آج کے اس پرفتن دور میں جہاں غیر مسلم اسلام کو پڑھ کر سمجھ کر تیزی کے ساتھ دامن اسلام میں پناہ لے رہے ہیں، اور سرمدی رستگاری حاصل کر رہے ہیں، وہیں المیہ یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کی آغوش میں پروان چڑھنے والے نونہال بر بنائے جہالت مغربی تہذیب کے دلدادہ ہو رہے ہیں اور دین اسلام سے انحراف وارتداد کا ارتکاب کر کے اپنی دنیا وآخرت کو تباہ و برباد کر رہے ہیں۔

اس وبا (ارتداد) کی پہلی بنیادی وجہ ہے: شروع سے ہی دینی ماحول سے دور رہنا اور دین کی اصل صورت سے نا آشنا رہنا۔ اور دوسری وجہ ہے: کفر وارتداد کے نقصانات سے غافل و جاہل ہونا ساتھ ہی ساتھ اس کے اسباب و وجوہات سے بے خبر ہونا۔ اس وقت ہمارا روئے سخن اسی دوسری وجہ کی طرف ہے اور اپنے قارئین کو اسی جانب توجہ دلانا ہے، کیونکہ علمائے کرام فرماتے ہیں: **"من لم یعرف الشر فیو مایقع فیه"** (حاشیہ القونوی علی البیضاوی: ۱۱ / ۱۴) یعنی جو شر سے واقف نہیں ہے، برائی کو نہیں پہچانتا ہے تو کسی دن وہ اس میں گر پڑے گا۔ لہٰذا کتاب کے مشمولات دو باب میں منقسم ہیں، پہلے باب میں ارتداد کے مفہوم اس کی مختصر تاریخ اور اس کے احکام و انجام پر روشنی ڈالی گئ ہے، اور دوسرے باب میں ارتداد و ضلالت اور گمراہی کے اسباب ومحرکات اور ان سے بچنے کا مفید و مؤثر حل پیش کیا گیا ہے۔

باب اول

ارتداد کی تعریف:

رِدت اور ارتداد کہتے ہیں پھر جانے کو **"الرجوع عن الشيء إلى غيره"** ایک شے سے دوسری طرف پھر جانا یہ تو لغت کے اعتبار سے ہوا، اور اصطلاحی معنی ہے: **"الرجوع عن دین الاسلام الی الکفر سواء بالنیة أو بالفعل المکفر أو بالقول سواء قاله إستهزاءً أو عناداً أو إعتقاداً"** دین اسلام سے کفر کی طرف

پھر جانا خواہ وہ نیت سے ہو یا کفریہ قول وفعل سے خواہ مذاقاً کہا ہو یا عناداً یا اعتقاداً.
(موسوعۃ الفقہ الاسلامی:۶/۲/۱۷۲، ۱۲/۱۲/۱۳۴) **وفي الهندية "المرتد لغةً هو الراجع عن دين الاسلام كذافي النهر الفائق"**۔

کفر وارتداد کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی پرانی انسانی تخلیق کہ تخلیق آدم علیہ الصلوۃ والسلام پر انبیاے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کا عظیم الشان سلسلۂ نبوت چل پڑا حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش پر فرشتوں کو حکم ہوا آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے شیطان کے، اس نے انکار کیا تو وہ کافر ومرتد ہو گیا قرآن کریم میں ہے: **و اذقلنا للملئكة اسجدو الأدم فسجدوا الا ابليس أبى و استكبر و كان من الكفرين.** (البقرۃ: ۳۴) ترجمۂ کنزالایمان: اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، منکر ہوا اور غرور کیا اور کافر ہو گیا۔

پھر نوح علیہ السلام کا زمانہ آیا تو ان کی بیوی" واہلہ" نے اپنی قوم میں جھوٹی بات پھیلائی کہ حضرت نوح علیہ السلام معاذ اللہ مجنوں اور پاگل ہیں، (عجائب القران: ۲۱۵) اس طرح وہ توہین رسالت کا ارتکاب کر کے مرتد ہو گئی۔

پھر وقت گزرتا رہا جب حضرت موسی علیہ السلام کا زمانہ آیا تو حضرت موسی علیہ السلام کا چچا زاد بھائی حسن وجمال کا پیکر جس کو قارون کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ وہ بنی اسرائیل میں توریت کا بڑا عالم تھا اور بہت ہی با اخلاق انسان تھا جب دولت کی کثرت ہوئی تو اس کی حالت متغیر ہو گئی، یہاں تک کہ وہ زکوۃ کے حکم کا منکر ہو گیا، اور حضرت موسی علیہ السلام سے دشمنی کرنے لگا بلکہ حضرت موسی علیہ السلام پر ایک فاحشہ عورت کو خوب مال ودولت دے کر تہمت لگانے پر آمادہ کیا، مجمع عام میں قارون نے دوران تقریر یہ کہا آپ نے فلانی عورت سے بدکاری کی ہے، جب حضرت موسی علیہ السلام نے اس عورت سے دریافت کیا کہ اے عورت! اس اللہ کی قسم جس نے

بنی اسرائیل کو دریا چیر کر عافیت دی اور سلامتی کے ساتھ دریا پار کرا کے فرعون سے نجات دی، سچ سچ کہدے کہ واقعہ کیا ہے تو اس عورت نے قارون کا بھانڈا پھوڑ دیا تو حضرت موسی علیہ السلام آبدیدہ ہو کر سجدہ شکر بجالائے اور خدائے تعالی سے دعا کی کہ وہ قارون پر اپنا قہر وغضب نازل فرمائے۔(عجائب القرآن: ۱۹۲)

اسی زمانے میں ایک عابد وزاہد بلعم بن باعورا تھا جو دنیاوی تحفہ اور تحائف کی وجہ سے حضرت موسی علیہ السلام کے خلاف بد دعا کرنے پر آمادہ ہوا تو اس کی زبان پلٹ گئی اور وہ خود اپنی قوم کے لیے بد دعا کر گیا۔ اور اتباع نفس کی وجہ سے اس کا ایمان بھی سلب کرلیا گیا۔(روح البیان مترجم: ۵/ ۲۰۱) اور ایک بدبخت سامری تھا جو بچپن میں حضرت موسی علیہ السلام کی پرورش میں رہ چکا تھا جب حضرت موسی علیہ السلام وعدۂ الٰہی پورا کر کے چالیس دن بعد تشریف لائے تو دیکھا کہ قوم کی اکثریت سامری کی وجہ سے بچھڑے کو پوج رہی ہے اور جب سامری کو پوچھا گیا تیرا کیا حال ہے اے سامری! تو اس نے کہا "كذالك سوّلت لي نفسي" (طہ: ۹۲) میرے جی کو یہ بھلا معلوم ہوا میرے نفس کو یہ بات پسند آئی یعنی یہ فعل میں نے اپنی ہوائے نفس سے کیا ہے، اس طرح ان کے زمانے میں کئی ایک مرتد ہوئے اور اپنے اپنے انجام کو پہنچے۔

پھر جب حضرت عزیر علیہ السلام کا دور آیا تو ایک بڑی بدبخت قوم کی ابتدا ہوئی، ہوا یوں کہ جب حضرت عزیر علیہ السلام سو سال بعد قوم میں تشریف لائے تو کوئی جان پہچان کا نہیں تھا سوائے ایک بڑھیا کے جو ایک سو بیس سال کی تھی وہ حضرت کی باندی تھی اس بڑھیا کی طبیعت بڑی ناساز چل رہی تھی جب اس کو بتایا گیا کہ یہ حضرت عزیر ہیں تو اس نے نشانی کے طور پر کہا حضرت عزیر تو مستجاب الدعوات تھے اور وہ مکمل توریت کے حافظ بھی تھے آپ عزیر ہیں تو میرے لیے دعا کیجیے، حضرت کے دعا کرنے پر وہ باندی فوراً تندرست ہوگئی۔ اور قوم کے کہنے پر جب آپ نے مدفون

توریت کا نسخہ کو نکلوا کر زبانی سنادیا تو قوم کے کچھ لوگوں نے کہا یہ تو اللہ کے بیٹے ہیں اور اللہ نے انہیں توریت حفظ کرادیا ہے۔(روح البیان مترجم :۵/۱۵۷)

اسی طرح حضرت عیسی علیہ السلام کے ساتھ ہوا جب لوگوں نے مشاہدہ کیا کہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے ہیں تو یہ سمجھ لیا کہ وہ خدائے تعالی کے بیٹے ہوں گے اور یہ کہ حضرت عیسی علیہ السلام مردوں کو زندہ اور مادرزاد اندھے کو انکھیارا اور برص والے کو تندرست کردیا کرتے تھے تو ان لوگوں نے عقلی گھوڑا دوڑایا اور کہنے لگے یہ کام تو خود خدا کرسکتا ہے یا اس کا بیٹا۔ یہ عقل پرستی ہی کا نتیجہ تھا کہ حضرت عزیر اور عیسی علیہما السلام کو خدا کا بیٹا کہا گیا۔ قرآن کریم میں ہے: **"وقالت الیہود عزیر ابن اللہ وقالت النّصري المسيح ابن الله ذلك قولُهم بأفواههم يُضاهئون قول الذين كفروا من قبل قاتلهم الله أني يؤفكون"** (التوبۃ: ۳۰، روح البیان، تفسیر نعیمی وغیرہ)

نقصانات:

کفر وارتداد کے نقصانات تو قرآن وحدیث اور کتب سلف میں بالتفصیل ذکر کیے گئے ہیں، ہم یہاں صرف چند نقصانات اور کافر ومرتد کے ضروری احکامات نقل کرتے ہیں۔

اس سے پہلے ایک اقتباس ملاحظہ کریں:

صدرالشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں:

مرتد ہونے کی چند شرطیں ہیں: (۱) عقل، ناسمجھ بچہ اور پاگل سے ایسی بات نکلی تو حکم کفر نہیں۔ (۲) ہوش، اگر نشہ میں بکا تو کافر نہ ہوا۔ (۳) اختیار، مجبوری اور اکراہ کی صورت میں حکم کفر نہیں۔ مجبوری کے یہ معنے ہیں کہ جان جانے یا عضو کٹنے یا ضرب شدید کا صحیح اندیشہ ہو اس صورت میں صرف زبان سے اس کلمہ کے کہنے کی اجازت ہے بشرطیکہ دل میں وہی اطمینان ایمانی ہو الا من أُكرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ

(بہار شریعت: حصہ نہم)

(۱) اس سے روگردانی کا حکم، إذا رأيتم صاحب بدعة فاكفهروا في وجهه فإن الله يبغض كل مبتدع، (اربعین شدت: ۲۰، جمع الجوامع: ۱۴/ ۸۱، تاریخ مدینہ دمشق: ۲۴/ ۲۹)

(۲) ابتدا بالسلام منع ہے، ولا تفاتحوهم، (التاریخ الکبیر: ۲/ ۱۵، صحیح ابن حبان: ۱۷/ ۴۱۳)

(۳) سلام کا جواب دینا منع ہے، مر رجل وعليه أحمران فسلم علي النبي صلي الله تعالى عليه وسلم فلم يرد عليه النبي السلام وفي اثر ابن عمر فإن كان قد أحدث فلا تقرامني السلام. (اربعین شدت: ۶۲، ۸۱)

(۴) اس سے مصافحہ منع ہے، نهى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم أن يصافح المشركون، (اربعین شدت: ۵۳)

(۵) اس کے ساتھ مجالست منع ہے، لا تجالسوهم وفي رواية ولا تجالسوا أهل القدر. (اربعین شدت: ۲۰)

(۶) اس کے ساتھ کھانا پینا منع ہے، لا تؤاكلوهم ولا تشاربوهم (اربعین شدت: ۲۷، ۴۶، التاریخ الکبیر: ۲/ ۱۵)

(۷) اس کی تعریف منع ہے، إذا مدح الفاسق غضب الرب واهتز لذلك العرش. (اربعین شدت: ۲۲، ۲۳) قال الامام احمد رضا رحمة الله تعالى عليه: "مدح الفاسق حرام شرعا" (جد الممتار: ۳/ ۶۱۹)

(۸) اس کی تعظیم وتوقیر منع ہے، من وقر صاحب بدعة فقد أعان على هدم الإسلام. (اربعین شدت: ۲۳، فتاوی امجدیہ: ۴/ ۱۷)

(۹) اس کی عیادت منع ہے، ان مرضوا فلا تعودوهم، (اربعین شدت: ۷۴)

(۱۰) دوستی منع ہے، المرء مع من أحب، (اربعین شدت: ۶۵، ۷۴، فتاوی رضویہ

:۲۱/ ۱۰۴)

(۱۱) تحفہ دینالینامنع ہے" کفار ومشرکین وہابی دیوبندی مرتدین کو ہدیہ اورتحفہ دینااور ان سے لیناناجائزوحرام ہے"،(بدمذہب سے میل جول:۸۷)

(۱۲) زکوۃ وصدقہ دینا منع ہے،"**لایجوزالصرف الی الکافر**"،(خلاصۃ الفتاوی:۱/ ۲۴۴)

(۱۳) اس کومسجد سے نکالنے کاحکم ہے۔(فتوی مساجد سے غیر مقلدوں کا اخراج :۴۲،۵۶،۶۷،فتاوی صدرالافاضل:۴۹۸)

(۱۴)اس کے ساتھ نماز پڑھنامنع ہے "**لاتصلوا معھم**".(اربعین شدت:۴۶)

(۱۵) اس کے پیچھے نماز باطل ہے، اگر چہ کا فرفقہی ہو یہی صحیح ہے،فتاوی رضویہ میں ہے:" مبتدع کی بدعت اگرحد کفر کوپہنچی ہوا گر چہ عندالفقہاءیعنی منکرقطعیات ہوگر چہ منکرضروریات نہ ہوتوصحیح یہ ہے کہ اس کے پیچھے نماز باطل ہے"(۳/ ۲۷۳)

(۱۶)اس سے علم حاصل کرنامنع ہے" بدعقیدہ سے اپنے بچوں کو پڑھوانا حرام ہے"(فتاوی رضویہ:۲۳/ ۶۸)

(۱۷)اس کی تقریر سننا منع ہے" دیوبندی کومسلمان جان کراس کی تقریرسننا مسئلہ پوچھنامیل جول کرنا کفرہےورنہ حرام ہے"،(فتاوی رضویہ:۱/ ۷۸۱، ۲۳/ ۷۱۰)

(۱۸)اس سے قرآن سننا منع ہے کما وقع فی حکایۃ ابن سیرین رحمۃ اللہ تعالی علیہ۔(اربعین شدت:۸۲،فتاوی امجدیہ:۴/ ۱۷)

(۱۹) اسلامی جلسہ کارکن بنانا منع ہے" کسی بدعقیدہ کواسلامی جلسہ وغیرہ کارکن بنانا حرام ہے"(فتاوی رضویہ:۲۴/ ۷۱۷)

(۲۰)اس کے جلسہ میں شریک ہونامنع ہے" مخالفان دین وغلامان مشرکین کا جلسہ ہوسنی کی شرکت کیسے حلال ہوسکتی ہے"۔(فتاوی رضویہ:۲۱/ ۲۶۰)

(۲۱)اس سے دوررہنےاوراس کودورکرنے کاحکم ہے ،"**إیاکم وإیاھم لا**

يضلونكم ولا يفتنونكم"۔(اربعین شدت:۴۴)

(۲۲)اس سے اللہ کی پناہ مانگنے کا حکم ہے "سيكون في آخر الزمان ديدانُ القراء فمن أدرك ذلك الزمان فليتعوذ بالله منه"۔(اربعین شدت :۴۶، کنز العمال:۱۸/ ۳۵۳)

(۲۳)اس کے لیے دعاے ہلاکت کرنے کا حکم ہے،اللهم سلط عليه كلبامن كلابك.وفي رواية ملأالله عليهم بيوتهم وقبورهم نارا،(اربعین شدت:۱۹)

(۲۴)اس کا عیب بیان کرنے کا حکم ہے،أترعون عن ذكر الفاجر متى يعرفه الناس اذكر الفاجر بمافيه يحذره الناس (اربعین شدت:۵۲)

(۲۵)اس کا رد کرنا واجب ہے، كما في ردالمحتار قوله صاحب بدعة أي محرمة وإلا فقدتكون واجبة كنصب الأدلة للرد على أهل الفرق الضالة، (ردالمحتار:۲/ ۲۹۹، جدالمتار علی ردالمحتار:۳/ ۱۱۶)

(۲۶)وہ نائب شیطان ہے،''بدعقیدہ عالم،رسول کا نائب نہیں بلکہ وہ شیطان کا نائب ہے''۔(فتاوی رضویہ:۲۱/ ۵۳۰)

(۲۷)وہ جانور سے بدتر ہے،أهل البدع كلاب أهل النار وفي رواية أهل البدع شر الخلق والخليقة۔(اربعین شدت:۱۰۵)

(۲۸) اس کے ساتھ نکاح منع ہے،ولا تناكحوهم ،(اربعین شدت :۴۶، بدمذہبوں سے رشتے:۱۹)

(۲۹) نسب منقطع ہونا،اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ مرتد کے اولاد کا حکم ارشاد فرماتے ہیں: جو کچھ اولاد ہوگی ولد الحلال نہیں ہوسکتی،اور ایک جگہ فرماتے ہیں: معاذ اللہ مرتد ہو گیا اور اس کے بعد کے جماع سے اولاد ہوئی تو وہ بھی حرامی ہوگی،(فتاوی رضویہ:۱۱/ ۱۵۳،۷ ۴۴۷) صدرالشریعہ درمختار سے نقل فرماتے ہیں ما يكون كفرا اتفاقا يبطل العمل والنكاح واولاده اولادزنا۔

(۳۰) اسے سید کہنا منع ہے، إذا قال الرجل للمنافق يا سيد فقد أغضب ربه. رواه أبو داؤد و النسائي و الحاكم و البيهقي بألفاظ مختلفة و التفصيل في العلم الظاهر في نفع النسب الطاهر للسيد ابن عابدين الشامي و في سبع سنابل للسيد عبد الواحد البلكرامي و غيرهما رضي الله تعالى عنهما.
(اربعین شدت: ۵۲)
(۳۱) اس سے دنیاوی معاملہ کرنا منع ہے، ''ان لوگوں سے کسی دنیاوی معاملات کی بھی اجازت نہیں''۔ (فتاوی رضویہ: ۱۰/ ۳۱۱)
(۳۲) اس کا ذبیحہ کھانا منع ہے، ''جب وہ مرتد ہے تو اس کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے'' (فتاوی امجدیہ: ۴/ ۱۵۴) كذا في الهداية و الهندية و مجمع الأنهر و خلاصة الفتاوی و فتاوی فیض الرسول و غیرها۔
(۳۳) اس کے نیک اعمال ضائع ہو جائیں گے، و من يرتدد منكم عن دينه فيمُت و هو كافر فأولئك حبطت أعمٰلهم في الدُنيا و الاخرة، (البقرة: ۲۱۷)
(۳۴) اس کی عبادت نا مقبول، لا یقبل الله منه صرفا و لا عدلا، (اربعین شدت: ۵۰، صحیح البخاری: ۴/ ۳۶۳)
(۳۵) گستاخ رسول قتل کیا جائے گا، من سب نبیا فاقتلوه، (گستاخ رسول کی شرعی حیثیت: ۱۱۹، والتفصیل فی تنبیہ الولاۃ)
(۳۶) اس کے جنازے میں حاضری منع ہے، ان ماتوا فلا تشهدوهم و لا تصلوا عليهم، (اربعین شدت: ۵۱، ۲۷)
(۳۷) اس کے لیے دعاے مغفرت منع ہے، ''کافر کے لیے دعاے مغفرت اور فاتحہ خوانی خالص کفر ہے''، (فتاوی رضویہ: ۲۱/ ۲۲۸)
(۳۸) مرتد کافر حربی ہے، اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لأن المرتد حربي كما نصوا عليه، (فتاوی رضویہ: ۲/ ۴۹۳)

(۳۹) مرتد کا کوئی نفقہ نہیں ہے، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مرتد کے لیے مسلمان پر کوئی حق نہیں، (فتاوی رضویہ: ۲۱ / ۱۴۷) مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مرتد کا کوئی نفقہ نہیں جیسے حربی کا یوں ہی مرتد کا، (فتاوی مصطفویہ: ۱۱۵)
(۴۰) وہ کسی معاملہ میں گواہی نہیں دے سکتا، صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مرتد کسی معاملے میں گواہی نہیں دے سکتا۔ (بہار شریعت: حصہ نہم)
(۴۱) وہ کسی کا وارث نہیں ہو سکتا، صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: مرتد کسی کا وارث نہیں ہو سکتا۔ (بہار شریعت: حصہ نہم)
(۴۲) اس کی ملک جاتی رہتی ہے، صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ارتداد سے ملک جاتی رہتی ہے یعنی جو کچھ اس کے املاک و اموال تھے سب اس کی ملک سے خارج ہو گئے، (بہار شریعت: حصہ نہم)
(۴۳) اس کی بیعت کا فسخ ہونا، صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: جب وہ غیر مقلد ہو گیا تو بیعت فسخ ہو گئی، (فتاوی امجدیہ: ۴ / ۴۱۲)
(۴۴) اس کے ہلاک ہونے کی دعا کرنا جائز ہے، صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان کے ہلاک ہونے کی دعا کرنی جائز ہے؛ اور ایک جگہ فرماتے ہیں: ایسے ظالم وسفاک دشمن اسلام و مسلمین کی تباہی و بربادی کی دعا جائز ہے،
(فتاوی امجدیہ: ۴ / ۴۲۳)
(۴۵) ہمیشہ کے لیے مایوسی، موت کو سب کے سامنے ذبح کر دیا جائے گا پھر نہ کسی جنتی کو موت آئے گی اور نہ کسی دوزخی کو موت آئے گی، **جیئ بالموت حتی یجعل بین الجنة والنار ---- فیذبح ثم یقول یا أهل الجنة خلود فلاموت ویا أهل النار خلود فلاموت فیزداد أهل الجنة فرحا إلی فرحهم ویزداد أهل النار حزنا إلی حزنهم**، (بہار شریعت)
ایک اقتباس:

اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مسلمانوں کو (ان مرتدین سے) سلام کلام حرام، میل جول حرام نشست و برخاست حرام، بیمار پڑے تو اس کی عیادت کو جانا حرام، مرجائے تو اس کے جنازے میں شرکت حرام، اسے غسل دینا حرام، کفن دینا حرام، اس پر نماز پڑھنا حرام، اس کا جنازہ اٹھانا حرام، اسے مسلمانوں کے گورستان میں دفن کرنا حرام، مسلمانوں کی طرح اس کی قبر بنانا حرام، اسے مٹی دینا حرام، اس پر فاتحہ حرام، اسے کوئی ثواب پہنچانا حرام، بلکہ خود کفر و قاطع اسلام، جب ان میں کوئی مرجائے تو اس کے اعزہ اقربا مسلمین اگر حکم شرع نہ مانیں تو اس کی لاش دفع عفونت کے لیے مردار کتے کی طرح بھنگی چماروں سے ٹھیلے میں اٹھوا کر کسی تنگ گڑھے میں ڈلوا کر اوپر سے آگ پتھر جو چاہیں پھینک پھینک کر پاٹ دیں کہ اس کی بدبو سے ایذا نہ ہو، یہ احکام ان سب کے لیے ہیں۔(فتاوی رضویہ : ۱۴/ ۲۹۸)

ایک اور اقتباس:

اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ دینی نفرت وعداوت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

نفرت دینیہ، مکروہ تنزیہی و اساءت، مکروہ تحریمی وحرام صغیرہ وکبیرہ ومراتب بدعت وضلال وانواع کفر وارتداد سب سے حسب مرتبہ ہے جس کے درجات مستحب سے فرض اعظم بلکہ ضروریات دین تک ہوں گے لیکن جو اخبث مراتب سے نفرت نہ کرے ادون سے ادعائے نفرت میں جھوٹا ہے، مکروہ تنزیہی سے اساءت بری ہے، اساءت سے مکروہ تحریمی بدتر ہے، اس سے کبائر اپنے اپنے مرتبہ پر بدتر ہیں اور ان سب سے بدعت وضلال بدتر ہیں اور ان کے بھی مدارج مختلف ہیں اور ان سب سے کفر بدتر ہے اور اس میں بھی مراتب ہیں کفر اصلی سے ارتداد بدتر اور اس میں بھی ترتیب ہے، کفر اصلی کی ایک سخت قسم نصرانیت ہے اور اس سے بدتر مجوسیت، اس سے بدتر بت پرستی، اس سے بدتر وہابیت، ان سب سے بدتر اور خبیث تر دیوبندیت، افعال

کیسے ہی شنیع ہوں کسی کفر کی شناعت کو نہیں پہنچ سکتے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ بدتر از بدتر سے بدتر، کافروں بت پرستوں سے اتحاد وداد منایا جاتا ہے، کیسا وداد، کہاں کا اتحاد، بلکہ غلامی وانقیاد، اوران سے بھی بدتر کفار وہابیہ کو اپنی مجلسوں کی صدائیں دی جاتی ہیں اور ان تمام بدتر از بدتر سے بدتر دیوبندیت کے سر مشیخیت ہند کی پگڑی باندھنے کی فکر کی جاتی ہے، جب مشرکین ومرتدین سے یہ کچھ اتحاد ہے تو کسی فعل ومعصیت سے نفرت کا ادعا محض سفید جھوٹ ہے اگر تمھاری نفرت اللہ کے لیے ہوتی تو افعال سے ایک درجہ ہی بت پرستوں سے لاکھ درجہ ہوتی اگر بت پرستوں سے لاکھ درجہ ہوتی دیوبندیوں سے کرور درجہ ہوتی تو نفرت کے دعوے محض مکر و فریب ہیں،(فتاوی رضویہ: ۱۴/ ۱۳۴)**والحمد لله و الشكر له و كل فرد من أفراد الحمد له والصلاة والسلام على جميع أنبيائه وأوليائه۔**

باب دوم

اسباب ارتدادوضلالت:

اب کچھ ایسے اسباب ذکر کیے جارہے ہیں جن کی وجہ سے عموما لوگ مرتد اور گمراہ ہوجاتے ہیں، ساتھ ہی ان سے بچنے کی ترکیب وتدبیر پیش کی گئی ہے۔ **ونعوذ بالله من هذه الأسباب و من أسباب العذاب۔**

سبب اول خواہش نفس کی اتباع وپیروی:

امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: **ان أسرع الناس ردةً أهل الأهواء(شرح كتاب الابانة من اصول الديانة: ۴/ ۱۴)** خواہشات کی پیروی کرنے والے بہت جلد ارتداد کی طرف بڑھتے ہیں، اور بنی اسرائیل کا عابد وزاہد جو اسم اعظم کا جان کار تھا اور مستجاب الدعوات بھی، اس کے متعلق قرآن کریم میں ہے: **ولكنه أخلد إلى الأرض واتبع هواه، (الاعراف: ۱۷۶)** لیکن وہ زمین

پکڑ گیا اور اپنے نفس کی پیروی کی۔ سورہ نساء میں کہا گیا ہے نفس کی پیروی مت کرو کہ حق سے دور ہو جاؤ گے پھر جاؤ گے: "فلا تتبع الهوى أن تعدلوا" (النساء: ۱۳۵) موسیٰ سامری نے بھی نفس کی اتباع کی اور ہلاک ہوا۔ "کذالک سوّلت لی نفسي" (طٰہٰ ۹۶:) قرآن کی اور ایک آیت ہے: ومن أضل ممن اتّبع هواه بغير هدى مّن الله ان الله لا يهدي القوم الظّلمين، (القصص: ۵۰) اي لا يهدي متبعي الهوى۔

علامہ ابن جوزی نے اپنی کتاب " ذم الھوی" میں ایک مؤذن کا واقعہ نقل کیا ہے جو چالیس سال اذان دے کر نفس کی پیروی کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوا برباد ہوا مرتد ہوا، فرماتے ہیں: کہ مجھے ایک شخص کی حکایت معلوم ہوئی ہے جو بغداد میں رہتا تھا نام اس کا صالح تھا اس نے چالیس سال تک اذان دی تھی اور یہ نیک نامی میں بھی بہت مشہور تھا یہ ایک دن اذان دینے کے لیے منارہ پر چڑھا اور مسجد کے پہلو میں ایک عیسائی کے گھر میں اس کی بیٹی کو دیکھا کہ لڑکی بہت خوبصورت ہے تو فتنہ میں مبتلا ہو گیا اور اتر کر اس کے دروازہ پر آیا اور اس کے دروازہ کو کھٹکھٹایا۔ تو اس کی لڑکی نے پوچھا کون ہے؟ اس نے کہا میں صالح مؤذن ہوں تو اس نے اس کے لئے دروازہ کھول دیا تو اس مؤذن نے اس کو فوراً اپنے ساتھ چمٹا لیا تو لڑکی نے کہا تم مسلمان تو بڑی دیانت امانت والے ہو پھر یہ خیانت کیسی؟ تو مؤذن نے جواب دیا اگر میری بات مانتی ہو تو ٹھیک ورنہ میں تمھیں قتل کردوں گا لڑکی نے کہا ایسا ہر گز نہیں ہوسکتا ہاں اگر تم اپنا دین چھوڑ دو تب کچھ ہوسکتا ہے۔ تو مؤذن نے کہا میں اسلام سے بری ہوں اور اس سے بھی جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر معبوث ہوئے ہیں پھر وہ اس کے قریب ہوا تو لڑکی نے کہا تم نے تو یہ اس لیے کہا کہ اپنا مقصد پورا کرلو پھر اپنے دین کی طرف لوٹ جاؤ اب میری شرط ہے کہ تم خنزیر کا گوشت کھاؤ تو اس نے اس کو کھایا پھر لڑکی نے کہا اب شراب بھی پیو تو اس نے شراب بھی پی لی جب اس پر شراب

نے اثر کیا تو لڑکی کے قریب ہو گیا تو لڑکی نے کمرے میں داخل ہو کر اندر سے کنڈی

لگا لی تو اس نے کہا تم چھت پر چڑھ جاؤ حتی کہ میرا والد آجائے اور میرا تیرا نکاح کر دے تو وہ چھت پر چڑھ گیا اور پھر اس سے گر کر مر گیا پھر وہ لڑکی کمرے سے باہر نکلی اور اس کو کپڑے میں لپیٹا یہاں تک کہ اس کا باپ بھی آ گیا تھا تو اس نے اس کو سارا قصہ سنایا تو اس نے اس کو رات کے وقت گھر سے نکال کر ایک گلی میں پھینک دیا اور اس کا قصہ مشہور ہو گیا اور اس کو گندگی کے ڈھیر میں پھینک دیا گیا۔ (ذم الھوی مترجم: ۲۱۰)

خواہش نفس کی اتباع و پیروی کا حل:

اپنی ضروریات اور ناجائز خواہشات میں تمیز کرنے کی عادت ڈالی جائے، شرارتوں کا علم حاصل کر کے نفس پر جبر کیا جائے، نیک لوگوں کی صحبت اختیار کی جائے۔

سبب دوم تکبر و بڑائی:

غرور وتکبر ایسی بری صفت ہے جس کی وجہ سے شیطان لعین کفر میں پھنسا۔ قرآن کریم میں ہے: **"و إذقلنا للملئكة اسجدو الأدم فسجدوا إلا إبليس أبى واستكبر و كان من الكفرين"** (البقرۃ: ۳۴) تاریخ یہ بتاتی ہے کہ پچھلی قوموں کے بہت سے لوگوں نے رسولان عظام علیھم السلام اور خدائی احکام کا انکار صرف اپنی انانیت وتکبر کی وجہ سے کیا حتی کہ انبیاے کرام کے قتل کے در پے ہوئے قرآن کریم شاہد ہے: **أفكلما جاءكم رسول بمالا تهوى أنفسكم استكبرتم ففريقا كذبتم وفريقا تقتلون۔** (البقرۃ: ۸۷) اور ایک جگہ کہا گیا ہے: **قد جاءتك ايتى فكذبت بها واستكبرت وكنت من الكفرين۔** (الزمر: ۵۹)

ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت وصداقت اور حسن اخلاق کا تو پورا مکہ خطبہ پڑھ رہا تھا اس کے باوجود ابو جہل و ابولہب جیسے لوگ ساری زندگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت پر کمر بستہ رہے۔ یہ سارا شر وفساد دراصل تکبر وعناد کی وجہ

سے تھا، حالانکہ بڑائی وکبریائی اللہ رب العزت ہی کی شان ہے۔تکبر کے متعلق

علمائے کرام مثلاً شیخ اسماعیل حقی صاحب روح البیان اور قاضی بیضاوی اور صاحب فتوحات الہیہ علامہ سلیمان جمل اور علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں: تکبر ایک نہایت ہی بری صفت ہے جس کی وجہ سے آدمی کفر کا مرتکب ہوتا ہے۔ **کما قال البیضاوي:ومن فوائدالآية إستقباح الإستكبار أنه قد يفضي صاحبه إلي الكفر،** (تفسیر البیضاوی مع حاشیۃ شیخ زادہ :۶۱/۱)

تکبراور بڑائی کا حل:

جس شئ کی وجہ سے تکبر ہو اس شئ کو اپنا ذاتی کمال نہ سمجھے خواہ وہ علم وعبادت ہو یا مال ودولت، حسن وجمال ہو یا طاقت وقوت اور حسب ونسب ہو یا جاہ ومنصب وغیرہ بلکہ محض فضل خداوندی جان کر شکر ادا کرے اور ماضی کے مغروروں کے انجام پر غور و فکر کرے کہ آج وہ باقی ہیں نہ اس چیز کا نام ونشان جس پر انہیں گھمنڈ تھا۔

سبب سوم حسد:

قرآن شریف میں ہے **:ود كثير من أهل الكتب لو يردونكم من بعد إيمٰنكم كفارا حسدا من عند أنفسهم من بعد ما تبين لهم الحق۔** (البقرہ:۱۰۹) علامہ راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: **المومن يغبط والمنافق يحسد،** (مفردات القرآن:۱۱۶،الجامع لاحکام القرآن: ۲۳/ ۲۸۳) امام رازی رحمۃ اللہ علیہ **"في قلوبهم مرض "** کے تحت فرماتے ہیں: **أن حصول ذالك الحسد يورث مزيد الكفر في قلوبهم۔** (تفسیر الکبیر :۱۶/۷ ۲۳) شیخ زادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: **"الكفر الناشي عن الحسد الذي اختاروه علي الإيمان"**۔ (تفسیر البیضاوی مع الحاشیۃ:۱ /۳۵۱،وغیرہ)

حسد کا حل:

رضائے الٰہی پر راضی رہا جائے ،اپنی موت کو یاد کیا جائے ،لوگوں کی نعمتوں

پر نظر نہ رکھی جائے۔

سبب چہارم حرص اور دنیاوی مال ومتاع کالالچ:

دنیامیں بہت سے لوگ ہیں جو دنیاوی مفاد کی خاطر اپنے جسم وجان کی پروا نہیں کرتے یہاں تک کہ کچھ لوگ اپنے ایمان تک کو بیچ دیتے ہیں قرآن کریم میں ہے: "ولا تشتروا بأٰيتي ثمنا قليلا ومن لم يحكم بما أنزل الله فأولئك هم الكفرون" (المائدہ: ۴۴) بلکہ مومنین کے شدید دشمن یہود ونصاری اسی ثمن قلیل کے لیے توریت وانجیل میں تحریف کیا کرتے تھے قران کریم خود گواہ ہے: ويل للذين يكتبون الكتٰب بأيديهم ثم يقولون هذا من عند الله ليشتروا به ثمنا قليلا (البقرہ: ۷۹) اور ایک حدیث میں ہے: يصبح الرجل مؤمنا ويمسى كافرا، و يمسى مؤمنا ويصبح كافرا يبيع دينه بعرض من الدنيا۔ (صحیح مسلم: حدیث نمبر ۳۱۳، امتاع الاسماع: ۱۲ / ۳۳۵) ہرقل بادشاہ کا واقعہ ذکر کرتے ہوئے شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان سب سے ظاہر ہے کہ اس کے ضمیر کی آواز کچھ بھی رہی ہو مگر سلطنت کی حرص نے اسے ایمان سے محروم رکھا (نزہۃ القاری: ۱ / ۲۴۹) تو معلوم ہوا کہ کبھی دولت وحکومت قبول حق کی راہ میں رکاوٹ بن جاتی ہے اور آدمی سرے سے ایمان ہی سے محروم رہتا ہے تو کبھی مال و متاع کی حرص وہوس انسان کو اسلام سے برگشتہ کر دیتی ہے۔

حرص اور دنیاوی مال ومتاع کے لالچ کا حل:

دل سے حب جاہ ومال نکالیں، اس میں رب ذوالجلال کی محبت ڈالیں اور موت کے اچانک آجانے کا تصور جمالیں تو ان شاء اللہ حرص وہوس کا خاتمہ ہوجائے گا۔

سبب پنجم جہالت:

حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: تكون فتنة يصبح الرجل

فيها مؤمنا و يمسي كافر ا إلا من أحياه الله بالعلم (المعجم الکبیر :۸/ ۲۷۸) اور

ایک حدیث میں ہے: إن الرجل ليتكلم بكلمة لا يرى بها باسا يهوي بها سبعين خريفا في النار. (مرقاۃ المفاتیح: ۹/ ۲۷) علامہ شامی فرماتے ہیں: كثيرا من العوام يتكلمون بكفر وهم عنها غافلون۔ (ردالمحتار :۱/ ۱۲۲)

جہالت کا حل:

اسلامی عقائد اور کفریہ اقوال وافعال کا علم حاصل کیا جائے اور ہر ممکن کوشش کی جائے کہ اپنی تمام ضروریات کا علم جلد سے جلد حاصل ہو جائے۔

سبب ششم غربت وافلاس اور فقر وفاقہ:

حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: كاد الفقر أن يكون كفرا ،(فیض القدیر: ۴/ ۵۴۲، احیاء العلوم: ۳/ ۱۸۴) قریب ہے کہ فقر وفاقہ آدمی کو کافر بنادے ابھی حالیہ دنوں میں یہ خرابی بہت زور وشور پر ہے کہ لوگ زیادہ پیسہ کمانے کے لیے ہندوستان کے باہر کا رخ کرتے ہیں اور جب انہیں معلوم ہوتا ہے کہ نصرانی کاریگر کو زیادہ مال مل رہا ہے تو وہ اپنے پاسپورٹ وغیرہ میں اپنے آپ کو نصرانی لکھوا دیتے ہیں، ہمیں حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی حدیث میں فقر سے پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے "اللهم إني أعوذ بك من الكفر والفقر"، أللهم إني أسألك بوجهك الكريم وأمرك العظيم أن تجيرني من النار والكفر والفقر ،(الأدب المفرد :۲۶۰، مجموعۂ احزاب واوراد الشیخ الاکبر ابن عربی :۳۶۳)

غربت وافلاس اور فقر وفاقہ کا حل:

اللہ تعالی پر بھروسہ کیا جائے، سستی نہ کی جائے، ضرورت بھر کما لیا جائے، ماضی میں جو غربا گزرے ہیں ان کے صبر آزما واقعات سے اپنے پست حوصلے کو تقویت دی جائے، اپنے سے زیادہ غریب کی حالت دیکھی جائے۔ مشکل حالات میں صبر سے کام لیا جائے اور یہ بات ذہن نشیں کرلیں کہ ہمارا مقصد اس دنیا کو جنت بنانا نہیں ہے

بلکہ اصل جنت میں اپنی دنیا آباد کرنا ہے اور جنت کی کرنسی (Currency) اچھے

اعمال ہیں دنیوی مال نہیں۔

سبب ہفتم بدمذہبوں سے محبت:

آج کل یہ بلا بھی عام ہو رہی ہے خاص کر مسلم خواتین پر اس کا بہت برا اثر پڑا رہا ہے، غیر مسلموں کے دام محبت میں پھنس کر اپنے ایمان کو ضائع کر رہی ہیں۔ چونکہ محبت انسان کو بہرا اور گونگا بنا دیتی ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے: **حبك الشئ يعمي و يصم**۔ (تنویر الصحیفۃ: ۳۷/تفسیر الرازی: ۱۵/ ۶۷) اور ایک محاورہ ہے ''دل لگے دیوار سے تو پری کیا چیز ہے'' محبت کرنے والے کو کیا پتہ کہ جس سے اس نے دل لگایا ہے وہ دیوار ہے کہ گدھا ہے اس لیے دل لگانے سے پہلے ہوشیار باش۔ اس کی نظیر قرآن مجید میں بھی موجود ہے: ''**وَأُشْرِبُوْا فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِم**'' (البقرۃ: ۹۳) علامہ راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: **اشرب في قلوبهم حب العجل**، (مفردات القرآن: ۲۶۴ کذا فی الطبری) یعنی بچھڑے کی محبت ان کے دل میں رچ بس گئی تھی۔ جب ایک بچھڑے کی محبت نے انہیں کفر میں ڈھکیل دیا، سرکشی پر ابھارا اور وہ سخت سزا کے سزاوار ہوئے تو پھر کفار و بدمذہب سے محبت کا انجام کتنا بھیانک ہوگا۔ حضرت صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : ہوش میں آؤ! خدا اور رسول کی راہ اختیار کرو! مولوی اسماعیل صاحب کی محبت اور طرفداری میں گمراہ نہ ہو۔ (اطیب البیان: ۲۱۲) اور مولانا طیب دانا پوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ننانوے فیصد لوگ وہی ہیں جو پہلے سنی تھے اور اپنی بے علمی اور ناواقفی اور نافہمی و کم فہمی یا کسی دنیاوی دباؤ یا لالچ کے سبب ان خبثا کی صحبت و محبت کی نحوست میں بدمذہب ہو گئے۔ (تجانب اہل السنہ: ۵۳۸، ۵۹۰) لہذا ان سے دور و نفور رہنے ہی میں عافیت ہے کہ کہیں یہ دل لگی تمہیں بلا وجہ جہنم کا ایندھن نہ بنا دے، کیونکہ حسب فرمان مصطفی: **اَلْمَرءُ مَعَ مَنْ احب**، یعنی انسان اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ

محبت کرے۔(صحیح مسلم،حدیث نمبر :۶۷۱۸)ہر شخص کا حشر اس کے محبوب کے ساتھ ہوگا۔

بدمذہبوں سے محبت کا حل:

اس سے کوئی فائدہ حاصل نہ کیا جائے ، بندہ اس سے دور رہے جیسے چور سے رہتا ہے کہ چور مال و دولت چوری کرتا ہے اور یہ ایمان کا چور ہے ہمیشہ تاک میں رہتا ہے۔

سبب ہشتم کافروں سے دوستی:

ان سے محبت تو نہیں لیکن بے وجہ ان سے دوستی یاری ہے۔اور صحبت و دوستی ایسی چیز ہے جو بہت جلد اپنا رنگ چڑھاتی ہے اس لیے کہ قرآن کریم میں ہے :یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَھُوْدَ وَ النَّصٰرٰی اَوْلِیَآءَ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ وَ مَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّہٗ منھم اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ (المائدۃ:۵۱) اے ایمان والو یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے بے شک اللہ بے انصافوں کو راہ نہیں دیتا۔اور ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بہت زیادہ احتیاط کی تاکید فرمائی ہے :اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَّنْ یُخالِلُ (الترمذی :۲۳۷۸) وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب، وقال النووي: إسناده صحيح۔ ترجمہ: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، لہذا تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ دیکھے کس سے دوستی کر رہا ہے۔

کافروں سے دوستی کا حل:

شریعت اسلامیہ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے کافروں سے دوستی ختم کر دی جائے اور مومنوں سے دوستی بڑھائی جائے ،اس لیے کہ صحبت صالح ترا صالح کند صحبت طالح ترا طالح کند اور کہا گیا ہے "الصحبة مؤثرة"

(روح البیان: ۲/ ۳۱۲)

سبب نہم گناہوں پر استمرار:

حضرت عبداللہ حداد حضرمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں" گناہ کفر کے قاصد ہیں "(اچھے برے عمل: ۴۳) اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''جو شخص گناہوں سے تائب نہ ہوگا اگر خدا کا فضل اس کے شامل حال نہ ہو تو رفتہ رفتہ یہ گناہ اسے کفر تک پہنچادیں گے''(منہاج العابدین : دوسری گھائی)

گناہوں پر استمرار کا حل:

شرعی اعتبار سے معمولات زندگی کا احتساب کیا جائے، بعد موت کا تصور جمایا جائے، توبہ واستغفار کی کثرت کی جائے۔

سبب دہم ضعیف کو لینا قوی کو ترک کر دینا:

قوی کو ترک کر کے مہمل وضعیف باتوں کو لے لینا اور اسی بات کو دین کا بنیادی عقیدہ ومسئلہ سمجھ لینا گمراہیت کی طرف لے جاتا ہے۔ باطل فرقوں کی اکثریت ایسے ہی لوگوں کی ہے جنہیں قوی وضعیف، یقین وظن، اصل وفرع تک کی صحیح تمیز نہیں ہے۔علامہ سرخسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: **فان أصل البدع والهواء إنما ظهر من قبل ترك عرض أخبار الأحاد على الكتاب وسنة المشهورة فإن قوما جعلوها أصلا مع الشبهة في إتصالها برسول الله ومع أنها لا توجب علم اليقين ثم تأولوا عليها الكتاب والسنة المشهورة فجعلوا التبع متبوعا وجعلوا الأساس ما هو غير متيقن فوقعوا في الأهواء والبدع.(اصول السرخسی : ۱/ ۳۶۷)**

ضعیف کے مقابلے میں قوی کو ترک کر دینے کا حل:

سواد اعظم اور جمہور اہل سنت کے موقف کو اختیار کرے اور اسی پر عمل پیرا ہو اپنی عیار عقل پر بھروسہ نہ کرے۔ فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ علیہ شیخ

عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرماتے ہیں: ایں دین اسلام نقل آمدہ است، و مجرد عقل بآں وافی نیست۔(انوار الحدیث: ۹۴) اور ہمیشہ اپنے ایمان اورحسن عمل پرقائم رہنے کی دعا کی جائے۔ **اللھم طھر قلوبنا من کل وصف یباعدناعن رؤیتك ومحبتك ومشاهدتك وأمتنا علی السنة والجماعة أی علي مسلك الإمام أحمدرضایاذاالجلال والاکرام،تلك عشرة كاملة۔**

خاتمہ بالخیر کی دعا

اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں ہے: اکتالیس بار صبح کو "**یَاحَيُّ یَاقَیُّومُ لَا إِلٰهَ إِلاّ أَنْتَ**" اول وآخر درود شریف نیز سوتے وقت اپنے سب اوراد کے بعد سورۂ کافرون روزانہ پڑھ لیا کیجیے اس کے بعد کلام وغیرہ نہ کیجیے، ہاں اگر ضرورت ہو تو کلام کرنے کے بعد پھر سورۂ کافرون تلاوت کر لیں کہ خاتمہ اسی پر ہو، ان شاء اللہ تعالی خاتمہ ایمان پر ہوگا اور تین بار صبح اور تین بار شام اس دعا کا ورد رکھیں "**اللّٰھُمّ إِنَّا نَعُوذُبِکَ مِنْ أَنْ نُشرِکَ بِکَ شَیْئًانَعْلَمُه وَنَسْتَغْفِرُك لِمَا لَانَعْلَمُه**" ۔(الملفوظ: حصہ دوم)

تتمہ

مرتد ہونے کی بعض صورتیں

اول: نیت کے ذریعہ ارتداد، دوم: قول کے ذریعہ ارتداد، سوم: فعل کے ذریعہ ارتداد

اول: نیت کے ذریعہ ارتداد،

فقیہ ملت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

☆ اسلام قبول کرنے کی صرف نیت کرنے سے کافر مسلمان نہیں ہوگا لیکن مسلمان کافر ہوجانے کی صرف نیت کرنے ہی سے کافر ہوجائے گا۔ الاشباہ والنظائر میں ہے :

لا یکون مسلما بمجرد نیة الاسلام بخلاف الکفر۔

☆ کفر کی نیت نہیں تھی صرف کھیل اور مذاق میں کفر کی بات کہی تب بھی کافر ہو جائے گا۔ الاشباہ والنظائر میں ہے "اذا تکلم بکلمة الکفر هاز لا یکفر"۔ اور غمز العیون میں ہے قال :في التوضیح الهزل بالردة کفر لانه استخفاف فیکون مرتدا بعین الهزل۔

☆ بت کی تعظیم کے ارادہ سے مرغ اور بکرا وغیرہ چھوڑنا کفر ہے۔ الاشباہ والنظائر میں ہے۔ المسلم اذا اعتق له (أی للصنم) قاصدا تعظیمه کفر۔

☆ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت کی نیت سے کسی کام کے کرنے پر کافر ہو جائے گا۔ غمز العیون میں ہے :ان فعل بنیة المخالفة و قصدها یکفر۔ (احکام نیت: ۱۳)

☆ کعبہ شریف کی طرف متوجہ ہو کر خدائے تعالیٰ کو سجدہ کرنے کا حکم ہے۔ لہٰذا کعبہ ہی کی نیت سے خود اسی کا سجدہ کرنا کفر ہے درمختار میں ہے لو سجد للکعبة نفسها کفر اسی کے تحت ردالمحتار جلد اول، ص: ۲۵۶ میں ہے السجود لنفس الکعبة کفر۔

☆ حرام مال فقیر کو ثواب کی نیت سے دینا کفر ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں۔ مال حرام فقیر کو دے کر ثواب کی امید رکھنا کفر ہے۔ اور اگر فقیر کو معلوم ہو کہ اس نے مال حرام دیا ہے اور اس کے لیے دعا کرے اور وہ آمین کہے تو دونوں نئے سرے سے کلمۂ اسلام پڑھیں اور تجدید نکاح کریں محیط وعالمگیریہ وجامع الفصولین وغیرہا میں ہے :تصدق علی فقیر شیئا من مال الحرام ویرجو الثواب یکفر و لو علم الفقیر و دعاله و امن المعطی کفرا، (فتاوی رضویہ: ۷/ ۱۰۶)

☆ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی تعظیم وتکریم یا اس کی برکت حاصل کرنے کی نیت سے

اس کا عدد ۷۸۶ لکھنا جائز ومستحسن ہے۔اور اگر یہی عدد معبودان باطل میں سے کسی

کے نام کا بھی ہوتو اس کی تعظیم وتکریم سے ۷۸۶ لکھنا کفر ہے۔ بخاری اور مشکوۃ کی پہلی حدیث میں ہے لکل امرئ مانویٰ۔یعنی ہر شخص کے لئے وہی ہے جو اس نے نیت کی۔(احکام نیت:۱۵)

دوم : قول کے ذریعہ ارتداد،

قول کے ذریعے ارتداد مثلاً یوں کہے میں حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو آخری نبی نہیں مانتا یا یوں کہے کس نے کہا اللہ ایک ہے یا کسی نبی کو گالی دے،علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : کثیرا من العوام یتکلمون بکفر وھم عنھا غافلون۔ (ردالمحتار:۱/ ۱۲۲)

سوم: فعل کے ذریعہ ارتداد،

فعل کے ذریعہ ارتداد مثلا بت کو سجدہ کرنا مصحف کی اہانت کرنا اس کو محل نجاست میں پھینک دینا۔ اللھم تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم۔

تعین ”مسلک اعلیٰ حضرت“

مسلک اعلی حضرت سے مراد وہ اعتقاد و اعمال ہیں جن کی آئینہ دار تصانیف اعلی حضرت قدس سرہ ہیں۔ ان سے انحراف کی اجازت نہیں دی جائے گی سوائے اس صورت کے جبکہ فروع فقہیہ میں سے کسی مسئلے میں حکم کی تبدیلی کے لیے معتمد عصر اساطین مسلک اعلی حضرت کے روبرو تحقق ضرورت یا حاجت کے ثبوت کے بعد طریق تغییر کے جواز پر کیے ہوئے استدلال کی صحت کو ثابت کر دیا جائے۔

(مصدقۂ دینی سیمینار، انجمن جامعہ حبیبیہ الہ آباد ۱۴۳۵ھ)